واعظ الجمعہ

ایک ہوں مسلم حرم کی پاسبانی کے لیے

مدیر

ڈاکٹر مفتی محمد اسلم رضا میمن تحسینی

معاونین

مفتی عبد الرزاق ہنگورو قادری

مفتی عبد الرشید ہمایوں المدنی

https: //www.facebook. com/darahlesunnat

ایک ہوں مسلم حرم کی پاسبانی کے لیے

الحمد لله ربّ العالمين، والصّلاةُ وَالسّلامُ عَلى خاتم الأنبياءِ والمرسلينَ، وعلى آلهِ وصحْبهِ أجمعينَ، ومَن تَبِعهم بِإحسانٍ إلى يومِ الدِّين، أَمّا بعد: فأعوذُ بالله مِنَ الشّيطانِ الرّجيم، بسمِ اللهِ الرّحمٰنِ الرّحيم.

حضور پُرنور، شافعِ یومِ نُشور ﷺ کی بارگاہ میں ادب واحترام سے دُرود وسلام کا نذرانہ پیش کیجیے! اللّٰهُمّ صلِّ وسلِّمْ وبارِكْ علَى سيِّدِنَا ومولانا وحبيبِنا محمّدٍ وعلَى آلهِ وصحبهِ أجمعين.

اتفاق واتحاد کی اہمیّت

عزیزانِ محترم! دینِ اسلام اتفاق واتحاد کا علمبردار ایک عالمگیر آفاقی مذہب ہے، اتفاق و اتحاد سے جہاں قومی وملکی سلامتی اور ترقی نصیب ہوتی ہے، وہیں لوگوں میں باہمی محبت اور رَواداری کی فضا بھی قائم ہوتی ہے۔ دینِ اسلام اتحاد ویکجہتی کی دعوت دیتا ہے، اتحاد ہر طرح کی سعادت وبھلائی کی بنیاد، اور انسانی تعمیر وترقی کا ستون ہے۔ آج تک جس قوم نے بھی عُروج وترقی کی منزل پائی ہے، وہ باہمی اتفاق واتحاد کی مرہونِ منّت ہے، مُعاشرے میں امن وامان، بھائی چارگی اور ہم آہنگی، اتفاق واتحاد ہی سے قائم ہوسکتی ہے۔ اللہ رب العالمین نے ہمیں کتاب وسنّت کی بنیاد پر

باہم اتحاد واتفاق سے رہنے، اور تفرقہ بازی سے بچنے کا حکم دیا ہے، ارشادِ باری تعالی ہے: ﴿وَاعْتَصِمُوْا بِحَبْلِ اللّٰهِ جَمِيْعًا وَّلَا تَفَرَّقُوْا﴾[1] "سب مل کر اللہ کی رَسّی مضبوط تھام لو، اور آپس میں فرقوں میں مت بٹ جانا!"۔

حضراتِ گرامی قدر! اس بات کو ہمیشہ یاد رکھیے کہ کسی بھی قوم کی کامیابی و کامرانی، ان کے باہمی اتحاد میں پنہاں ہے، جس طرح قطرے قطرے سے دریا اور سمندر بنتے ہیں، اسی طرح انسانوں کے اتحاد واتفاق سے، ایک ایسی قوت اور اجتماعیت تشکیل پاتی ہے، کہ اُس کے رعب ودبدبے سے ہمارے دشمنوں پر بھی لرزہ طاری رہتا ہے، ارشادِ باری تعالی ہے: ﴿تُرْهِبُوْنَ بِهٖ عَدُوَّ اللّٰهِ وَعَدُوَّكُمْ وَاٰخَرِيْنَ مِنْ دُوْنِهِمْ لَا تَعْلَمُوْنَهُمْ ۚ اَللّٰهُ يَعْلَمُهُمْ﴾[2] "ان (یعنی جنگ کی تیاریوں) سے ان کے دلوں میں دھاک بٹھاؤ، جو اللہ عزّوجلّ کے دشمن اور تمہارے دشمن ہیں، اور ان کے سوا کچھ اَوروں کے دلوں میں بھی، جنہیں تم نہیں جانتے، اللہ عزّوجلّ انہیں جانتا ہے"۔

---

(۱) پ٤، آل عمران: ١٠٣.

(۲) پ١٠، الأنفال: ٦٠.

اسی طرح حضور نبیٔ کریم ﷺ نے اتفاق واتحاد کی تلقین کرتے ہوئے ارشاد فرمایا: «عَلَيْكَ بِالجَمَاعَةِ، فَإِنَّمَا يَأْكُلُ الذِّئْبُ الْقَاصِيَةَ»(۱) "تم پر جماعت کے ساتھ (اکٹھے) رہنا لازم ہے؛ کیونکہ جو بکری اپنے ریوڑ سے الگ ہوتی ہے، بھیڑیا اُسی کو کھاتا ہے!"۔

اتحاد ایک قوّت اور دنیا وآخرت میں ایک عظیم نعمت ہے، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: «مَنْ أَرَادَ بُحْبُوحَةَ الْجَنَّةِ، فَلْيَلْزَمِ الْجَمَاعَةَ!»(۲) "جو جنّت کے عمدہ مقام پر اپنا ٹھکانا چاہتا ہو، اُسے چاہیے کہ متحد رہے!"۔

اتحاد واتفاق کی بدَولت خالقِ کائنات عزّوجلّ کی مدد ونصرت بھی انسان کے شاملِ حال رہتی ہے، حضرت سیّدنا ابنِ عباس رضی اللہ تعالی عنہما سے روایت ہے، سرکارِ

---

(١) "مستدرَك الحاكم" كتاب التفسير، ر: ٣٧٩٦، ٤/ ١٤٢٠. [قال الحاكم:] هذا حديث صحيح الإسناد ولم يخرجاه. وقال الذهبي: صحيح.

(٢) "سنن الترمذي" باب [ما جاء] في لزوم الجماعة، ر: ٢١٦٥، صـ٤٩٨. [قال أبو عيسى:] هذا حديثٌ حسنٌ صحيحٌ غريبٌ من هذا الوجه.

دو عالم ﷺ نے ارشاد فرمایا: «يَدُ اللهِ مَعَ الجَمَاعَةِ»[1] "اللہ تعالی کی مدد امّت کے بڑے گروہ کے ساتھ ہے!"۔

میرے محترم بھائیو! باہمی اختلاف اور گروہ بندی کسی بھی قوم کی تباہی کا پہلا سبب اور بڑی وجہ ہوا کرتی ہے، اللہ رب العالمین دین میں الگ الگ راہیں نکالنے، اور گروہ بندیوں کا شکار ہونے والے بدبختوں سے شدید ناراض ہے، ارشاد فرماتا ہے: ﴿اِنَّ الَّذِیْنَ فَرَّقُوْا دِیْنَهُمْ وَ كَانُوْا شِیَعًا لَّسْتَ مِنْهُمْ فِیْ شَیْءٍ اِنَّمَاۤ اَمْرُهُمْ اِلَى اللّٰهِ ثُمَّ یُنَبِّئُهُمْ بِمَا كَانُوْا یَفْعَلُوْنَ﴾[2] "وہ جنہوں نے اپنے دین میں جدا جدا راہیں نکالیں، اور کئی گروہ ہوگئے، اے حبیب! تمہیں ان سے کچھ تعلق نہیں، ان کا معاملہ اللہ ہی کے حوالے ہے، پھر وہ انہیں بتادے گا، جو کچھ وہ کرتے تھے"۔

مسلمانوں کی عظمت ورفعت

برادرانِ اسلام! اتفاق واتحاد میں بہت برکت ہے، جب تک ہماری صفوں میں اتفاق واتحاد کی فضا برقرار رہی، کامیابی وکامرانی ہمارا مقدّر بنی رہی، ایک وقت وہ تھا جب قیصر وکِسریٰ جیسی طاقتیں بھی مسلمانوں کے سامنے سرنگوں تھیں، ہمارے

---

(١) "سنن الترمذي" أبواب الفتن، ر: ٢١٦٦، صـ٤٩٨. [قال أبو عيسى:] هذا حديثٌ غريبٌ لا نعرفه من حديث ابن عبّاس إلّا من هذا الوجه.

(٢) پ٨، الأنعام: ١٥٩.

آباء واجداد اور اسلافِ کرام کی ہیبت وجلال سے پہاڑ بھی سمٹ کر رائی ہوئے، راستے کی ہر رُکاوٹ کو وہ پاؤں کی ٹھوکر سے روندھتے چلے گئے، انہوں نے بلادِ عرب سے لے کر ہندوستان تک فتح ونصرت کے پرچم لہرائے، اور کامیابیوں کا سفر طے کیا، لیکن جب ہم باہمی اِفتراق واِنتشار کا شکار ہو کر مختلف گروہوں میں بٹ گئے، تب ہماری طاقت وقوّت اور شان وشوکت کی عَبا تار تار ہو کر رہ گئی، کفّار ومشرکین کے دلوں سے ہمارا رعب ودبدبہ جاتا رہا، ہماری عزت وناموس کی پاسداری کا کسی کو لحاظ نہ رہا، اللہ عزّوجلّ کے پیارے حبیب صلی اللہ تعالی علیہ وسلم کے سرِ عام گستاخانہ خاکے بنائے اور شائع کیے جانے لگے، اور دُنیا بھر میں ذلّت ورسوائی ہمارا مقدّر بن گئی، ارشادِ باری تعالی ہے:

﴿وَ اَطِیْعُوا اللّٰهَ وَ رَسُوْلَهٗ وَلَا تَنَازَعُوْا فَتَفْشَلُوْا وَتَذْهَبَ رِیْحُكُمْ﴾[1] "اللہ تعالی اور اس کے رسول کا حکم مانو! اور آپس میں نہ جھگڑو کہ پھر بزدلی کروگے، اور تمہاری بندھی ہوئی ہَوا (قوت) جاتی رہے گی"۔

"اس آیتِ مبارکہ سے معلوم ہوا، کہ باہمی تنازع ضعف وکمزوری اور بے وقاری کا سبب ہے، اور یہ بھی معلوم ہوا کہ باہمی تنازع سے محفوظ رہنے کی تدبیر، اللہ اور رسول کی فرماں برداری اور دین کا اِتّباع ہے"[2]۔

---

(۱) پ ۱۰، الأنفال: ٤٦.

(۲) "خزائن العرفان" پ۱۰، الانفال، زیرِ آیت: ۴۶، ص۳۳۸ بتصرّف۔

برادرانِ ملّت اسلامیہ، یقین جانیے! اگر آج ہم اتفاق واتحاد کے اصول پر دوبارہ کاربند ہوجائیں، اسلامی تعلیمات اور اعلیٰ انسانی واَخلاقی اَقدار اپنالیں، تو دنیا کی کوئی طاقت ہم پر غالب نہیں آسکتی؛ لہذا خود کو پہچانو کہ تمہارا مقام ومرتبہ کیا تھا، اور اب کیا ہوکررہ گئے ہو؟!۔ شاعرِ مشرق ڈاکٹر اقبال لکھتے ہیں: ؏

ہماری تہذیب کے مظاہر جمیل بھی تھے، جلیل بھی تھے
اگر تھے ابرِ بہار اپنے قلم تو تیغِ اصیل بھی تھے
مگر بتدریج اپنی عظمت کے ان منازل سے ہٹ گئے ہم
بہت سے اوہام اور اباطیل کے گروہوں میں بَٹ گئے ہم

میرے بھائیو! ضرورت صرف اس اَمر کی ہے، کہ ہم اپنے شاندار ماضی کو پیشِ نظر رکھ کر، اتحاد ویکجہتی کے پیغام کو عام کریں، اپنی کھوئی ہوئی عظمتِ رفتہ کو بحال کریں، اور غیروں کا آلۂ کار بننے کے بجائے، ایک دوسرے کے دست وبازو بنیں؛ کہ اسی میں ہماری کامیابی ہے، ؏

ایک ہوں مسلم حرم کی پاسبانی کے لیے
نِیل کے ساحل سے لے کر تا بخاکِ کاشغر

ڈاکٹر اقبال اور اتحادِ اُمّت

حضراتِ گرامی قدر! شاعرِ مشرق ڈاکٹر اقبال اتحادِ اُمّت کے بہت بڑے داعی تھے، ان کے فلسفۂ خودی میں دینِ اسلام کا آفاقی پیغام ملتا ہے، آپ عمر بھر اُمّتِ مسلمہ کو

جھنجھوڑتے اور متحد کرنے کی کوشش کرتے رہے، اور انہیں یہ باور کراتے رہے کہ تم اپنا موازنہ دیگر اقوام سے نہ کرو؛ کیونکہ تمہاری حیثیت ان سے ممتاز اور جداگانہ ہے، ؏

اپنی ملّت پہ قیاس اقوامِ مغرب سے نہ کر
خاص ہے ترکیب میں قومِ رسولِ ہاشمی

عزیزانِ ملّت! اُمّتِ مسلمہ کے باہمی اتفاق واتحاد کے سلسلہ میں، ڈاکٹر اقبال کی خدمات اور دور اندیشی کو کبھی فراموش نہیں کیا جا سکتا، جب مغرب نے نیشنلزم (Nationalism) کا نعرہ بلند کیا، تب انہوں نے اپنی بے پناہ فراست سے، اسی وقت یہ جان لیا تھا کہ قومیّت کا یہ نعرہ فقط اُمّتِ مسلمہ کا شیرازہ بکھیرنے کی ایک ناپاک سازش ہے، اور تاریخ گواہ ہے کہ ان کی یہ بات سچ ثابت ہوئی، سلطنتِ عثمانیہ ختم ہونے کے بعد اس کا سب سے زیادہ نقصان مسلم اُمّہ کو ہوا، اور آج تک ہوتا چلا آرہا ہے۔

میرے عزیز ہم وطنو! استعماری قوّتوں نے اپنی شیطانی چالوں سے عالَمِ اسلام میں، نظریۂ قومیت کو راسخ کیا اور پھر اسکے نتائج سے بھرپور فائدہ اٹھایا، نظریۂ قومیت کے زیرِ اثر مسلمان "وطن پرستی" کے جذبات سے اس قدر سرشار ہوگئے، کہ انہوں نے وطن کے مقابلے میں دین کو ثانوی حیثیت دینا شروع کردی، ڈاکٹر اقبال نے اپنی دور اندیشی اور وسیع النظری سے عالمی حالات کا بغور جائزہ لیا، اور ارشاد فرمایا کہ "مجھ کو یورپی مصنّفوں کی تحریروں سے، ابتدا ہی سے یہ بات اچھی طرح معلوم ہو گئی تھی کہ یورپ کی ملوکانہ اغراض اس اَمر کی متقاضی ہیں، کہ اسلام کی وحدتِ دینی کو

پارہ پارہ کرنے کے لیے اس سے بہتر اور کوئی حربہ نہیں، کہ اسلامی ممالک میں فرنگی نظریۂ وطنیت (Nationalism) کی اشاعت کی جائے "[۱]۔

اپنی وفات سے تقریبًا دو ۲ ماہ قبل 18 فروری 1938ء کو تحریر کیے جانے والے ایک مکتوب میں مزید فرمایا کہ "میں نے اپنی عمر کا نصف حصہ، اسلامی قومیت اور ملّت کے اسلامی نکتۂ نظر کی تشریح و توضیح میں گزارا ہے، محض اس وجہ سے کہ مجھ کو ایشیاء کے لیے، خصوصًا اسلام کے لیے فرنگی سیاست کا یہ نظریہ، ایک عظیم خطرہ محسوس ہوتا تھا"[۲]۔

حضراتِ محترم! ڈاکٹر اقبال کے خدشات آخر کار درست ثابت ہوئے، اور بالآخر نظریۂ وطن پرستی کے سبب، امتِ مسلمہ متعدّد قوموں اور فرقوں میں تقسیم ہوگئی، متعدّد فوجی ڈکٹیٹرز، صدور اور وزرائے اعظم، بادشاہ اور شیوخ ان چھوٹے چھوٹے زمینی ٹکڑوں کے سربراہ بن بیٹھے، حدود سے تجاوز کیا، اور اپنے ذاتی مفادات کی خاطر ملک و ملّت کی سودے بازی سے بھی گریز نہیں کیا۔ اس کے علاوہ یہود و نصاریٰ کی اسلام مخالف سازشوں کے سبب، فرقہ واریت کی آگ نے بھی مسلمانوں میں باہمی افتراق وانتشار کو مزید فروغ دیا۔

---

(۱) "مقالاتِ اقبال" جغرافیائی حدود اور مسلمان، فرنگی نظریۂ وطنیت، ص۲۶۲۔

(۲) "روزنامہ نوائے وقت" 21 اپریل 2016ء، وطنی قومیت علّامہ اقبال کے حوالے سے۔

اتحادِ اُمّت...وقت کی اہم ضرورت

میرے محترم بھائیو! عالمی حالات وواقعات کے تناظر میں، اسلامی ممالک کا باہمی اتحاد وقت کی اہم ضرورت ہے، یہود ونصاریٰ ہماری نااتفاقی اور باہمی افتراق وانتشار سے بھرپور فائدہ اٹھارہے ہیں، وہ ہمارے ہی لوگوں کے ذریعے ہمیں اندر سے کمزور کرنے میں لگے ہیں، اگر ہم اپنی کھوئی ہوئی شان وشوکت اور عظمت ورفعت کو بحال کرنا چاہتے ہیں، تو ہمیں حق وباطل کو باہم خلط ملط ہونے سے بچانا ہوگا، سب سے پہلے اپنی ذات پر اسلامی احکام کو لاگو کرنا ہوگا، ورنہ ہم ایسے ہی ذلت ورسوائی کے عمیق گڑھوں میں گرتے رہیں گے۔ ہمیں چاہیے کہ ہم اپنے باہمی فروعی اختلافات کو طاقِ نسیان میں رکھ کر، اُخوّت، وحدت اور بھائی چارگی کے رشتہ کو مضبوط کریں، اپنی صفوں میں اتحاد کی فضا پیدا کریں، اور ایک منظّم ومتحد قوم بن کر ابھریں؛ تاکہ کوئی غیر ہماری صفوں میں دراڑ نہ ڈال سکے، اور ہمیں اپنے ہی مسلمان بھائیوں کے خلاف استعمال نہ کرسکے۔ ؏

منفعت ایک ہے اِس قوم کی، نقصان بھی ایک
ایک ہی سب کا نبی، دین بھی، ایمان بھی ایک
حرمِ پاک بھی، اللہ بھی، قرآن بھی ایک
کچھ بڑی بات تھی ہوتے جو مسلمان بھی ایک!

میرے بھائیو! ہماری تاریخ گواہ ہے کہ جب تک مسلمان دَرد وتکلیف میں ایک دوسرے کی مدد کو پہنچتے رہے، تب تک کوئی غیر انہیں میلی آنکھ سے دیکھ بھی نہیں

سکتا تھا، مگر جب سے مسلمان ممالک نے ایک دوسرے کا ساتھ چھوڑ دیا، اور ہر مُعاملے کو ان کا یا اپنا اندرونی مُعاملہ قرار دینا شروع کر دیا، تب سے مسلمان زوال وانحطاط پذیری اور ظلم وستم کا شکار ہیں!!۔

عزیزانِ محترم! کیا فلسطین، عراق، شام، یمن، مِصر، برما، افغانستان اور کشمیر میں مسلمانوں کا قتلِ عام، ہماری آنکھیں کھولنے کے لیے کافی نہیں ہے؟! کیا اب تک ہمیں یہود ونصاریٰ اور ہنود کے اس گٹھ جوڑ کی سمجھ نہیں آئی؟! کیا اللہ ربّ العزّت اور رسول اللہ ﷺ نے اس بات پر ہمیں آگاہ نہیں کیا تھا، کہ یہ لوگ تمہارے کبھی دوست نہیں ہوسکتے؟! اس کے باوجود ہم ان کے ساتھ تعلقات بڑھانے کے لیے کیوں مرے جا رہے ہیں؟! دنیا بھر میں مسلمانوں کو شہید کیا جا رہا ہے، ان پر ظلم وستم کے پہاڑ توڑے جا رہے ہیں، مسلمان عورتوں کی عصمت دری کی جا رہی ہے، لیکن اس کے باوجود بظاہر ہمیں کوئی فرق نہیں پڑتا! آخر کیوں؟ کیا ہم اس قدر بے حس ہو چکے ہیں؟ یا پھر ہم برائے نام مسلمان ہیں؟! حدیث شریف میں ہے: «مَثَلُ الْمُؤْمِنِينَ فِي تَوَادِّهِمْ، وَتَرَاحُمِهِمْ، وَتَعَاطُفِهِمْ مَثَلُ الْجَسَدِ، إِذَا اشْتَكَى مِنْهُ عُضْوٌ تَدَاعَى لَهُ سَائِرُ الْجَسَدِ بِالسَّهَرِ وَالْحُمَّى»[1] "مسلمان آپس میں پیار ومحبت، رحم وشفقت اور مہربانی برتنے میں

---

(۱) "صحیح مسلم" کتاب البرّ والصلة، ر: ٦٥٨٦، صـ١١٣١.

ایک جسم کی مانند ہیں، کہ جس طرح جسم کا کوئی ایک حصّہ بیمار پڑ جائے، تو سارا جسم اضطراب اور بخار میں مبتلا ہو جاتا ہے"۔ لیکن اس کے باوجود ہمیں ایک دوسرے کی تکلیف کا احساس کیوں نہیں ہوتا؟ کیا ہماری ایمان کی آگ اس قدر سرد پڑ چکی ہے؟!

مقامِ صد افسوس ہے! کہ ساری دنیا کے کفّار و مشرکین تو دینِ اسلام اور مسلمانوں کے خلاف متحد ہیں، لیکن ہم مسلمان آج بھی باہمی اختلافات کا شکار ہیں۔ ضرورت اس امر کی ہے، کہ عالمِ اسلام کے مسلمان اپنے اختلافات کو پسِ پشت ڈال کر، کفر کے خلاف متحد ہو جائیں! اور دنیا کے کونے کونے میں بسنے والے مسلمانوں کی تکلیف کو محسوس کریں، ان کی ہر ممکن مدد کریں!۔

اسلام کا پیغامِ اتحاد اور اس کے تقاضے

حضراتِ ذی وقار! اسلام امن وسلامتی کا دین ہے، اس کا پیغامِ اتحاد واتفاق ہم سے اس بات کا متقاضی ہے، کہ سب مسلمان ایک دوسرے کے ساتھ مل جل کر رہیں، قرآن وسنّت کے مطابق زندگی گزاریں، باہم تفرقہ بازی اور لڑائی جھگڑوں کا شکار نہ ہوں، عالمِ اسلام کے مسائل کے سلسلہ میں مشترکہ لائحۂ عمل تشکیل دیں، عالمی سطح پر بیک زبان ہو کر ایک دوسرے کے لیے آواز بلند کریں، اپنی فوج اور سرمایہ کسی دوسرے اسلامی ملک کے خلاف ہرگز استعمال نہ ہونے دیں، ناگہانی آفات اور مشکل وقت میں اپنے مسلمان بھائیوں کی مدد کریں، اور ان کا ساتھ دیں؛ کیونکہ ہمارا مذہب ہمیں یہی تعلیم دیتا ہے، مصطفی جانِ رحمت ﷺ نے ارشاد فرمایا: «الْمُؤْمِنُ

لِلْمُؤْمِنِ كَالْبُنْيَانِ، يَشُدُّ بَعْضُهُ بَعْضاً»[1] "مسلمان مسلمان کے لیے ایک عمارت کی مانند ہے، جس کا ایک حصہ دوسرے کے سہارے مضبوط رہتا ہے"۔

اللہ رب العالمین کی بارگاہ میں دعا ہے، کہ عالم اسلام کو افتراق وانتشار سے نجات دلائے، اور باہمی اتحاد واتفاق پیدا فرمائے۔ آمین!

دعا

اے اللہ! ہماری نیک قیادت اور وَحدت میں برکتیں عطا فرما، اے اللہ! ہمارے اتحاد واتفاق میں برکتیں عطا فرما، بھلائی وکشادگی کو ہم پر قائم ودائم رکھ، امن وسکون اور ترقی عطا فرما، اے اللہ! ہمارے حکمرانوں کو ہمّت وحَوصلہ اور توفیق دے کہ عالمِ اسلام کی صفوں میں اتحاد ویکجہتی کا فریضہ انجام دے سکیں، ہماری باہمی محبت واُلفت میں اضافہ فرما، ہمارے اعمالِ حسَنہ کو قبول فرما، ہمیں تمام گناہوں سے بچا، ہمارے کشمیری مسلمان بہن بھائیوں کو آزادی عطا فرما، ہندوستان کے مسلمانوں کی جان ومال اور عزّت وآبرو کی حفاظت فرما، ان کے مسائل کو اُن کے حق میں خیر وبرکت کے ساتھ حل فرما۔

الٰہی! تمام مسلمانوں کی جان، مال اور عزّت وآبرو کی حفاظت فرما، جن مصائب وآلام کا انہیں سامنا ہے، ان سے نَجات عطا فرما۔ ہمارے وطنِ عزیز کو اندرونی وبیرونی خطرات وسازشوں سے محفوظ فرما، ہر قسم کی دہشتگردی، فتنہ وفساد، خونریزی وقتل

---

(١) "صحيح البخاري" باب نصر المظلوم، ر: ٢٤٤٦، صـ٣٩٤.

وغارتگری، لُوٹ مار اور تمام حادثات سے ہم سب کی حفاظت فرما۔ اس مملکتِ خداداد کے نظام کو سنوارنے کے لیے ہمارے حکمرانوں کو دینی وسیاسی فہم وبصیرت عطا فرما کر، اِخلاص کے ساتھ ملک وقوم کی خدمت کی توفیق عطا فرما، دین ووطنِ عزیز کی حفاظت کی خاطر اپنی جانیں قربان کرنے والوں کو غریقِ رحمت فرما، اُن کے درجات بلند فرما، ہمیں اپنی اور اپنے حبیبِ کریم ﷺ کی سچی اِطاعت کی توفیق عطا فرما۔

اے اللہ! ہمارے ظاہر وباطن کو تمام گندگیوں سے پاک وصاف فرما، اپنے حبیبِ کریم ﷺ کے ارشادات پر عمل کرتے ہوئے، قرآن وسنّت کے مطابق اپنی زندگی سنوارنے، سرکارِ دوعالَم ﷺ اور صحابۂ کرام رضی اللہ تعالیٰ عنہم کی سچی مَحبت، اور اِخلاص سے بھرپور اطاعت کی توفیق عطا فرما، ہمیں دنیا وآخرت میں بھلائیاں عطا فرما، پیارے مصطفی کریم ﷺ کی پیاری دعاؤں سے ہمیں وافَر حصّہ عطا فرما، ہمیں اپنا اور اپنے حبیبِ کریم ﷺ کا پسندیدہ بندہ بنا، اے اللہ! تمام مسلمانوں پر اپنی رحمت فرما، سب کی حفاظت فرما، اور ہم سب سے وہ کام لے جس میں تیری رِضا شاملِ حال ہو، تمام عالَمِ اسلام کی خیر فرما، آمین یا ربّ العالمین!۔

وصلّى الله تعالى على خير خلقِه ونورِ عرشِه، سيِّدنا ونبيّنا وحبيبنا وقرّةِ أعيُننا محمّدٍ، وعلى آله وصحبه أجمعين وبارَك وسلَّم، والحمد لله ربّ العالمين!.